لطیفہ ۴۷

مومن و مسلم کے بیان میں

قال الاشرف ؒ:

المومن ھو الموقن فی کل حال بمبدائه سیّد اشرف جہانگیرؒ نے فرمایا، مومن وہ شخص ہے جو ہر حال میں اپنے مبدا پر یقین کرنے والا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر بار حدیث میں آیا ہے، **المسلم من سلم المسلمون من یدہ و لسانه** یعنی مسلمان وہ شخص ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

بعض مشائخ نے مومن اور مسلم کے درمیان کوئی فرق روا نہیں رکھا ہے۔ ان کے نزدیک دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔ انہوں نے ادراک اور فہم میں کمی کے باعث ایسا خیال کیا تھا اور انہیں ذوق و وجدان کا اس قدر علم بھی نہ تھا۔ الفاظ کے ظاہر تک محدود رہے اور ان کے رموز وحقائق پر غور نہیں کیا۔ عرض کو جوہر سمجھ بیٹھے۔ اس فقیر کو علمِ مکاشفہ سے جو فرق معلوم ہوا، اس کا ایک شمّہ یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ ایمان وہ درخت ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی ہے۔ اس کی اصل روح کے باغیچے میں استوار ہوئی ہے اس کی شاخ ازل سے اور جڑ ابد سے متصل ہے۔ مصرع:

شاخِ او اندر ازل شد بیخ او اندر ابد

(اس کی شاخ ازل میں اور جڑ ابد میں ہے)

اس درخت کا سہارا پتوں اور شاخ کی بجائے عرش پر ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ وہ نورِ جمال کا پرتو ہے جو دل کے گوشے میں عکس ریز ہوتا ہے۔ مشائخ نے جو یہ فرمایا ہے کہ **اذا تم الفقر فھو اللہ** (جب فقر کامل ہوتا ہے تو وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے) اس رمز کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس معرفت کے توسل سے لوگ اپنے وجود کو، نبوت و ولایت کے نور اور وحدانیت کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ نور عرض ہے جو جوہر جان کے ساتھ قائم ہے۔

جس وقت روح اس حیوانی عالم سے گزر جاتی ہے اور جبلّت کے اندھیرے سے باہر آتی ہے تو دل کی صفت اختیار

کرلیتی ہے اورجس وقت دل جبلت کے مرض سے رہائی پا تا ہےتو طفولیت کی حالت جو اس پر چھائی رہتی ہے دور ہوجاتی ہے اور کامل بلوغت ظہور میں آتی ہے (یعنی معرفت سے بے خبری کی حالت زائل ہوجاتی ہے اور شعورِ معرفت بالیدہ ہوجاتا ہے)۔ اس وقت ایمان کا پورا مرتبہ کمال پر پہنچتا ہے۔

صفاتِ الٰہیہ کا ثمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ہیں، جن کے اپنانے سے صفتِ روح حاصل ہوتی ہے (پھر) روح ربوبیت کی توفیق اور جذبۂ الٰہی کی بدولت عالمِ ہدایت سے (عروج کرکے) سبحانی بلندی پر پہنچ جاتی ہے۔ ابتدائے حال میں سالک خاموش التجائیں کرتا اور جواب سنتا ہے۔ رب العالمین کے جوارِ قرب سے محبت کرتا ہے اور (اس کی) محبت حاصل کرلیتا ہے۔

اسلام، باری عزاسمہ، کی ذات و صفات کی حقیقتوں اور کیفیتوں سے عبارت ہے اور اسلام سے انبیا کے احوال (پر یقین) اور ان کے طریق اور آداب کی پیروی بھی مراد لی جاتی ہے۔ یہ (تعریف) عام اور خاص ہے، جیسے (کہا جاتا ہے) **کل انسان حیوان ولکن بعض الحیوان لیس بانسان** یعنی ہر انسان حیوان ہے لیکن بعض حیوان انسان نہیں ہیں۔ (اس تعریف کے مطابق) ہر مومن مسلمان ہوتا ہے لیکن ہر مسلمان مومن نہیں ہوتا۔ افراد انسانی سے جو فرد، ابتدائے حال میں وحدت اور وحدانیت کا قائل ہوجائے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرے، آسمانی کتابوں، حشر ونشر، صراط سے گزرنے، ثواب وعذاب اور اللہ تعالیٰ کے قضا وقدر کا اقرار کرے اسے مجازاً مسلمان کہہ سکتے ہیں۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کسان ایک وقت کھیت میں بیج ڈالے اور ربیع کی فصل کی امید رکھے لیکن اسے ان بلندیوں تک رسائی اور ثمرات کا حصول اس وقت میسّر ہوگا جب عالمِ مشیّت سے لگاتار بارش ہو، اللہ کے فیض کی بخشش اور بارش کا بہاؤ زمین کی تہہ تک پہنچے اور زمین بہت زیادہ سیراب ہو۔ (اسی کے ساتھ) آسمانی آفتوں مثلاً ٹڈیوں کی یلغار سے کھیتی محفوظ ومصئون رہے، زمین کی مدد حاصل ہو اور ہوا موافقت کرے تب پھل پیدا ہوگا۔ جب پھل آئے گا تو بہت سے بیج، جڑیں، شاخیں، بار، شگوفے اور دیگر فائدے بھی حاصل ہوں گے۔ اگر کسان کی عدم توجہ یا بارش میں کمی یا دیگر موانع کے سبب کھیتی درجۂ کمال تک نہ پہنچے تو اس میں ڈالا ہوا بیج کبھی بالیدہ نہ ہوگا اور خود ہی گل سڑ جائے گا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ بہت سے لوگ ایمان لائے ہیں لیکن اُن کے اقوال و افعال سراسر جھوٹ، ایذا رسانی اور غیبت پر مبنی ہوتے ہیں۔ صادق القول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، **انا و اتقیاء امتی براء من التکلیف** یعنی میں اور میری امت کے متّقی ایذا رسانی سے بری ہیں۔ یہ ظاہری مسلمان مجلسوں اور محفلوں میں سامنے اور پیٹھ پیچھے دوسروں کی برائی اور غیبت کرتے رہتے ہیں۔ قرآنِ حکیم کی آیتِ پاک اس پر واضح دلیل ہے۔ **اَیُحِبُّ اَحَدُ کُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ**[1] (ترجمہ: کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو تم اس سے (انتہائی) کراہت

---

[1] پارہ ۲۶۔ سورہ الحجرات، آیت ۱۲۔

محسوس کرتے ہو۔) اور شارع علیہ السلام فرماتے ہیں **الغیبة اشد من الزنا** یعنی غیبت زنا سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ انہوں نے تکبر کی جملہ صورتوں اور حالتوں کو اپنی زندگی کا شعار اور لبادہ بنالیا ہے۔ ہروقت اقتدار اور منصب کی ترقی کی دُھن میں لگے رہتے ہیں اور کبر وغرور کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، **لایدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال ذرة من الکبر**، یعنی وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرّے کے برابر غرور ہوگا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

دراصل شریعت عبارت ہے انصاف، راستی اور کم آزاری سے۔ جب لوگوں سے ہر لحظہ ہزار طرح کے گناہ اور آزار عمل میں آتے ہیں تو خدا اور رسول ان سے آزردہ ہوجاتے ہیں، پس جو شخص اس مقام پر ہو اس سے کس طرح بھلائی کی اُمید کی جاسکتی ہے اور کس طرح اس کی پیروی کی جاسکتی ہے۔ شعر:

گر مسلمانی تو بیدا دے چراست

چوں کہ بیدادی مسلمانی کجاست

ترجمہ: اگر تو مسلمان ہے تو ناانصافی کیوں کرتا ہے۔ چوں کہ تو ظالم ہے اس مسلمانی کا دعویٰ بے جا ہے۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے، **من اذی مومناً فکان اذی الله ومن اذی الله فهو ملعون فی التوراة والانجیل والزبور والفرقان** یعنی جس شخص نے کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچائی اس نے خدا کو تکلیف پہنچائی پس وہ ازروئے تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ حکیم ملعون ہے۔

ایک شخص کا ذکر جس نے حضرت قدوة الکبراؒ کی غیبت کی

حضرت قدوة الکبراؒ روم مادخله المعصوم [1] میں قیام پذیر تھے۔ ایک رومی آپ سے عداوت رکھتا تھا اور پیٹھ پیچھے آپ کی غیبت کرتا تھا۔ جب وہ حاضرِ مجلس ہوا تو حضرت شیخ قطب الدین رومی نے اس کی نسبت یہ حکایت بیان کی:

''مجھے واقعے میں (خواب میں) یہ دکھایا گیا کہ تمام فرشتے جن کے ہاتھوں میں نیزے اور بیلچے تھے، عجمی سختی اور حیوانی رعب کے ساتھ زمین پر اتر رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کہاں جارہے ہو انہوں نے کہا کہ ہم ملائکہ ہیں اور ایسے شخص کے مکان پر جارہے ہیں جو حضرت اشرف جہاں گیر کی غیبت کرتا ہے اور ان کی بزرگی کا انکار کرتا ہے تاکہ اس کے ایمان کی جڑ زمینِ اسلام سے اکھاڑ دیں اور اس کی زندگی کی جڑ کائنات کے تنے سے کاٹ دیں۔'' مثنوی:

گرخدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

---

[1] روم مادخله المعصوم یعنی روم جس میں داخل ہونے والا معصوم نہیں ہے۔

ترجمہ: جب خدا یہ چاہتا ہے کہ کسی شخص کا پردہ چاک کر دے تو اس کا رجحان پاکوں کی عیب جوئی کی طرف کر دیتا ہے۔

ور خدا خواہد کہ پوشد عیبِ کس
کم زند در عیب اہلِ دل نفس

ترجمہ: اور اگر خدا چاہے کہ کسی کے عیب پوشیدہ رہیں تو وہ شخص کسی صاحبِ دل بزرگ کی برائی نہیں کرتا۔

پیشِ ایں الماس بے اسپرمیا
گر بریدن تیغ رانبود حیا

ترجمہ: (اے مخاطب) بغیر ڈھال کے اس الماس کے سامنے نہ آنا۔ تلوار کاٹنے سے نہیں چوکتی۔

تیغِ برّانست کانفاسِ دروں
از دروں برّاں برآید تابروں

ترجمہ: انفاس باطنی بھی تیغ برّاں کی مثل ہیں۔ یہ اندر سے کاٹتے ہوئے باہر نکل آتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ کوئی بندہ برائی میں مبتلا ہو۔